یادرفتگاں احسان قریشی صابری

حضرت مولانا مفتی محمد حسن قدس سرہ

حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمہ اللہ نے سفر کے دوران یکم جون ۱۹۶۱ء کوکراچی میں انتقال فرمایا اور پی ای سی ایچ ایس کراچی کے قبرستان میں ابدی نیندسورہے ہیں۔ مفتی صاحب حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ اور علماءدیوبند کے اس گروہ کی آخری نشانی تھے جنہوں نے قیام پاکستان کیلئے اپنا تن،من،دھن نچھاور کردیا تھا،ان کوانتقال فرمائے آج ۱۶ سال گذر چکے ہیں،لاہور کا جامعہ اشرفیہ انہی کالگایا ہوا پودا اور صدقہ جاریہ ہے جسے شیخ طریقت مولانا اشرف علی تھانوی کے نام نامی پر معنون کیا گیا تھا۔ حضرت مفتی صاحب کی ہستی اس پرفتن دور میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک تھی۔

عمرہا درکعبہ و بت خانہ می نالد حیات تا زبزم عشق یک دانائے راز آید بروں

حضرت مفتی صاحب کواللہ تعالیٰ نے وہ جاہ وجلال اور عظمت عطا فرمائی تھی کہ ان کے لاہور کے نیلا گنبد کے مکان میں چوتھی منزل پر اس دور کے بڑے بڑے لوگوں کوان کی مجلس میں باادب بیٹھے دیکھا گیا ہے،سردار عبدالرب نشتر مرحوم (سابق گورنر پنجاب) مفتی صاحب کے دولت خانہ پر ہر پندرہ بیس روز بعد ضرور حاضری دیا کرتے تھے،الحاج خواجہ ناظم الدین سابق گورنر جنرل پاکستان بھی ایک دوبار وہاں حاضر ہوئے،آخر مفتی صاحب کے پاس کیا چیز تھی جس کیلئے عوام تو کیا خواص بھی سلام نیاز کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں،وطن عزیز کے مشہور صحافی جس کے قلم سے بادشاہوں کے ایوان میں زلزلہ آجایا کرتا تھا،یعنی جناب حمید نظامی مرحوم بھی حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے پاس اکثر جایا کرتے تھے اور مفتی صاحب کوبھی نظامی صاحب کے ساتھ بے حد انس اور انتہائی محبت تھی۔

ایک بار سردار عبدالرب نشتر مرحوم سابق گورنر پنجاب مفتی صاحب کی رہائش گاہ واقع نیلا گنبد لاہور کی چوتھی منزل پر بیٹھے تھے تو مفتی صاحب نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کیا ہی اچھا ہے وہ امیر اور حاکم جوفقیر کے دروازے پر جا کر اس سے ملاقی ہو،کس قدر برا ہے وہ فقیر جو امیر یا حاکم کے دروازے پر جائے۔جن خوش قسمت حضرات کوحضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ حضرت کے بشرہ پر نورانیت چمکتی تھی،اس پرآشوب زمانہ قحط الرجال میں مرحوم ایک مرد خدا اور صحیح معنوں میں اللہ والے تھے،افسوس! کہ یکم جون ۱۹۶۱ء کوکراچی میں علم وعمل،زہد وتقویٰ،

شریعت وطریقت، حقیقت اور معرفت کا یہ نیر تاباں غروب ہو گیا، ؎

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو ید بیضا لئے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں
جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں
ترستی ہے نگاہ نارسا جس کے نظارے کو وہ رونق انجمن کی ہے انہی خلوت گزینوں میں

مجھے امرتسر میں (۱۹۳۵ء، ۳۸ء کے ایام میں جب میں طالب علم تھا) مسجد نور میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے درس قرآن میں شرکت کی سعادت کے مواقع ملے سینکڑوں بار درس میں حاضرین کی (خوف الٰہی سے) چیخیں نکلتی سنیں اور کتنوں کو تڑپتے دیکھا، حضرت کا درس قرآن قرون اولیٰ کے علماء کے درس کا نمونہ ہوتا تھا، مفتی صاحب سیف زبان تھے، ان کی زبان میں باری تعالیٰ نے وہ تاثیر اور شیرینی بخشی تھی کہ بقول مولانا روم ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

۱۹۳۸ء میں حضرت مفتی صاحب کے شیخ طریقت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ امرتسر تشریف لائے، موسم گرما اپنے شباب پر تھا، مفتی صاحب کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا عبیداللہ (حال مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور) اور راقم الحروف کے ذمے مولانا تھانوی کی خدمت تھی، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس مجلس میں امرتسر کے بہت سے علماء اور صوفیاء کرام جمع تھے اور مولانا تھانوی اس مجلس میں حضرت مفتی صاحب سے یوں مخاطب ہوئے:

محمد حسن! مجھ سے اکثر مجالس میں آج کل کانگریس اور مسلم لیگ کے سلسلہ میں سوالات کئے جاتے ہیں اور کئی اصحاب جناح صاحب کے بارے میں مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں، میری عرض ہے کہ مسلم لیگ کی قیادت جناح صاحب کے ہاتھ میں ہے، جناح صاحب سیاست میں مسلمانان ہند میں قابل ترین شخصیت مانے جاتے ہیں، مخالفین بھی مانتے ہیں کہ جناح صاحب سرکاری آدمی نہیں ہیں، ملک وقوم یعنی مسلمانان ہند کی آزادی کیلئے ان کے دل میں انتہائی تڑپ، ولولہ اور جذبہ ہے، اسی لئے برطانوی حکومت کے مقابلہ میں بھی اور کانگریس کے مقابلہ میں بھی انہوں نے ہمیشہ مسلمانان ہند کی بہتری کیلئے آواز بلند کی ہے، جناح صاحب کے خلاف کئی کم فہم مسلمان یہ غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ وہ جاہ پسندی کیلئے یہ سب کام کر رہے ہیں، ایسا غلط پروپیگنڈا کرنے والوں کو شرم آنی چاہئے، اگر

جناح صاحب جاہ پسند ہوتے تو کسی خطاب یا عہدہ کیلئے کوشش کرتے جس کا ملنا ایسے قابل شخص کیلئے بہت ہی سہل تھا، لیکن جناح صاحب نے کبھی اس کی خواہش نہیں کی، وہ انتہائی دیانت دار اور مخلص مسلمان ہیں، ان کی کوششیں یقیناً کامیاب ہوں گی، باری تعالیٰ مسلمانوں کیلئے علیحدہ ریاست کے قیام کا سہرا ان شاء اللہ جناح صاحب کے سر باندھیں گے، میں نے اپنے تمام خلفاء، متبعین اور مریدین کو کہہ دیا ہے کہ ہر بات میں جناح صاحب کا ساتھ دیں محمد حسن! آپ بھی اس سلسلہ میں جو کچھ ہو سکے کر گذرنا۔

مولانا تھانوی کی ہدایت پر ہی مفتی صاحب نے امرتسر میں بعد میں تحریک پاکستان کے سلسلہ میں خاموش لیکن بیش بہا کام کیا، مولانا تھانوی تو ۱۹۴۳ء میں انتقال فرما گئے لیکن مفتی صاحب نے ۱۹۴۳ء تا ۱۹۴۷ء کے چار سالوں میں مسلم لیگ کیلئے اپنی جدوجہد تیز تر کردی، شیخ صادق حسین، شیخ محمد صادق، ابوسعید انور اور مولانا غلام محمد ترنم مرحوم نے بھی اس سلسلہ میں بیش بہا کام کیا تھا۔

مارچ ۱۹۵۲ء میں حضرت مفتی صاحب لاہور سے سیالکوٹ برائے علاج تشریف لائے، یہاں ان کو ایک مصنوعی ٹانگ لگائی گئی تھی کیونکہ اصلی ٹانگ خراب یا بیماری کی وجہ سے کاٹی جا چکی تھی، سیالکوٹ کے احباب کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا۔ بعد از نماز عصر وہاں بہت سے احباب حاضری دیا کرتے اور مجلس علم وعرفان گرم ہوتی، چند روز کیلئے مولانا محمد ادریس کاندھلوی بھی لاہور سے سیالکوٹ تشریف لے آئے تھے اور یہ مجلس نور علی نور ہو گئی تھی، اس واقعہ کو آج ۲۵ سال گذر چکے ہیں، لیکن اس کی چاشنی ابھی تک ہم لوگوں کے قلب ودماغ میں قائم ہے۔

اگست ۱۹۴۳ء میں حضرت مولانا مفتی محمد حسن اپنے شیخ مولانا تھانوی کی وفات کے بعد فاتحہ خوانی کیلئے امرتسر سے تھانہ بھون پہنچے، ان کے ساتھ ان کے چار دیگر شاگرد اور مریدین میں میں بھی شامل تھا، حضرت مفتی صاحب جب اپنے مرشد حضرت تھانوی کے مزار پرانوار پر پہنچے تو ان کی چیخیں نکل گئیں اور دوسرے روز خواجہ عزیز الحسن مجذوب ایم اے بی ٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ ڈویژن یکے از خلفائے مولانا تھانوی نے مفتی محمد حسن کو مخاطب کر کے یہ اشعار پڑھے۔

کوئی مزا مزا نہیں، کوئی خوشی خوشی نہیں
اس کے بغیر زندگی موت ہے، زندگی نہیں

دہر کی اب ہے انجمن تیرہ وتار اے حسن!
باعث نور تو ہی بن اور وں کو فکر ہی نہیں

دل میں لگا کے ان کی لو، کر دے جہاں میں نشر ضو
شمعیں تو جل رہی ہیں سو، بزم میں روشنی نہیں

مئی ۱۹۶۱ء کے آخری ہفتے میں مفتی صاحب بذریعہ طیارہ لاہور سے کراچی روانہ ہوئے، ان کی اہلیہ محترمہ بھی ساتھ تھیں، حاجی نور محمد بٹ صاحب کے مکان میں قیام پذیر ہوئے، ۳۱ مئی کو طبیعت خراب ہوگئی اور یکم جون ۱۹۶۱ء بروز جمعرات حرکت قلب بند ہوجانے سے کراچی میں ہی انتقال فرما گئے، نماز جنازہ مولا شاہ عبد الغنی پھولپوری نے پڑھائی اور ۲ جون کو کراچی کے پی ای سی ایچ ایس قبرستان میں دفن ہوئے۔

مفتی صاحب کی یوں تو بہت سی کرامات راقم الحروف نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں مگر مرحوم کی زندہ کرامت لاہور میں جامعہ اشرفیہ کا قیام ہے، حضرت نے اس جامعہ کے اجراء، بہبود، ترویج وترقی اور ارتقاء کیلئے دن رات کام کیا اور اس کے معاوضے کے طور پر کبھی ایک پائی بھی قبول نہ فرمائی، حضرت کے توکل علی اللہ کا یہ ادارہ کرشمہ ہے، اس جامعہ اشرفیہ کی تعمیر پر لاکھوں روپے خرچ ہوئے اور اس میں سرکاری امداد کا ایک پیسہ بھی نہ تھا، سب کچھ عقیدت مند عوام، شاگردوں اور مریدوں نے مفتی صاحب کی دیانت، تقویٰ، خشیت الٰہی اور خالص دین کے جذبہ پر نچھاور کردیا۔

نوائے وقت کے بانی جناب حمید نظامی مرحوم سے بھی مفتی صاحب بے حد محبت فرماتے تھے اور نظامی صاحب کو بھی مفتی صاحب سے بے حد عقیدت اور پیار تھا، نوائے وقت پرنٹنگ پریس (نوائے وقت پرنٹرز) کا افتتاح بھی نظامی صاحب نے مفتی صاحب کے دست مبارک سے کرایا تھا، حمید نظامی مرحوم مفتی صاحب کے انتقال کے بعد کراچی جاکر ان کے مزار پرانوار پر فاتحہ پڑھ آئے تھے، عجیب بات یہ ہے کہ مفتی صاحب کے انتقال کے بعد حمید نظامی ہمیشہ کچھ کھوئے کھوئے سے رہتے تھے، معلوم ہوتا تھا کہ انہیں کوئی اندرونی غم ہے، اپنی عادت کے خلاف حمید نظامی مرحوم نے دو تین بار صوفیانہ بزم سماع میں بھی جناب شورش کاشمیری کی معیت میں شرکت کی، آخر کار مفتی صاحب کے وصال کے صرف ۸ ماہ بعد ہی حمید نظامی بھی انتقال فرما گئے، جون ۱۹۶۱ء میں پاکستان ایک ولی اللہ، قطب زمانہ اور کامل درویش سے محروم ہوگیا اور ۸ ماہ بعد فروری ۱۹۶۲ء میں وطن عزیز ایک عظیم صحافی، بے باک قلم کار اور نڈر لیڈر سے محروم ہوا۔

(بشکریہ روزنامہ نوائے وقت ۲ جون ۱۹۷۷ء)

2:21
shaban ul muazzam.pdf
Done

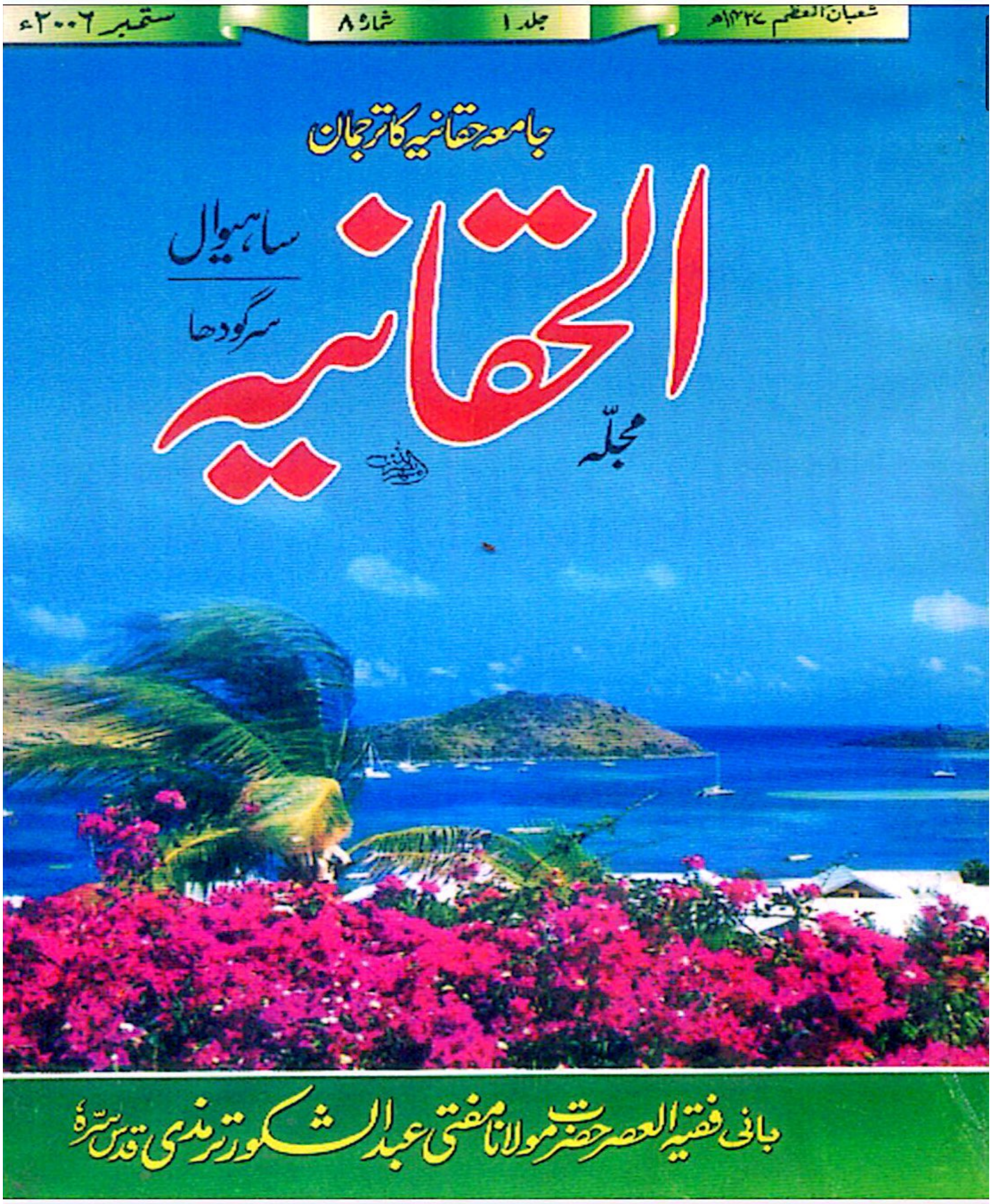

شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ ستمبر ۲۰۰۶ء فہرست

مدارس دینیہ کی ضرورت واہمیت..............	مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم	3
درس قرآن کریم..............................	〃 〃 〃	6
درس حدیث...............................	شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ	9
ملفوظات حکیم الامت رحمہ اللہ................	از قلم حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ	11
شیخ الاسلام علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی سیاسی خدمات	فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی رحمہ اللہ	13
قوانین حدود وقصاص..........................	〃 〃 〃 〃 〃	21
گستاخ رسول اور مرتد کی شرعی سزا............	〃 〃 〃 〃 〃	25
سفر تھانہ بھون..............................	شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم	32
حضرت مولانا مفتی محمد حسن قدس سرہ..........	احسان قریشی صابری	36
طلبہ حدیث کو چند نصیحتیں......................	مفتی محمد طاہر مسعود مدظلہم سرگودھا	40